جمعرات 3- ستمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 3- ستمبر 1998ء 11 جمادی الاول 1419ھ -3- تبوک 1377ھش جلد 48-83 نمبر 193

اہل ایمان کی قناعت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ حضورؐ نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا وہ یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسرے دن وہ کافر مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ نے اس کے واسطے ایک بکری کا دودھ نکلوایا۔ اس نے وہ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا تو وہ سارا نہ پی سکا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا مومن کفایت و قناعت کی وجہ سے اتنا پیتا ہے کہ ایک انتڑی میں سما سکے۔ اور کافر حرص کی وجہ سے اتنا کچھ پی جاتا ہے کہ سات انتڑیوں میں سما جائے۔

(جامع ترمذی ابواب الاطعمۃ۔ باب ان المومن یاکل فی معی واحد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی عورتیں قناعت سیکھیں گی تو صدیوں تک نسلوں کی تربیت کرسکیں گی

قناعت کرنے والوں کا رزق بڑھایا جاتا ہے

خدا کی مرضی پر قناعت کرو مگر اس سے مانگتے چلے جاؤ

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب (قسط دوم آخر)

گھروں میں محبت کا خیال رکھیں

حضرت صاحب نے ایک نہایت لطیف بات فرمائی۔ کہ گھروں میں بچوں کی آپس کی محبت کا خیال رکھیں۔ بہت سی مائیں بچوں میں یہ عادت پیدا کر دیتی ہیں۔ حضور نے فرمایا میرے پاس جب لوگ اپنے بچوں سمیت ملاقات کے لئے آتے ہیں تو مجھے اس بات کا تجربہ ہوتا ہے۔ میں کسی بچے کو چاکلیٹ دیتا ہوں تو بعض بچے فوراً اپنے دوسرے بہن یا بھائی کو اپنے حصے میں سے ایک چاکلیٹ دیتے ہیں۔ لیکن جو بعض قناعت سے عاری ہوتے ہیں چاکلیٹ دیتا ہوں تو وہ اپنے بھائی یا بہن کی طرف لپکتے ہیں اور زبردستی چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ قناعت کے خلاف ہے۔ ماؤں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ بچوں میں قناعت کے اخلاق پیدا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احادیث میں قناعت کا مضمون

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث کے حوالے سے قناعت کا مضمون بیان فرمایا۔ بخاری سے حدیث ہے کہ قانع وہ ہے جس کے پاس گذارا نہ ہو اور اس کی غربت سے کوئی آگاہ نہ ہو۔ اس پر وہ صدقہ خیرات کرے۔ اور ضرورت مند ہوتے ہوئے کسی سے نہ مانگے۔ غربت کی وجہ سے حیا کا پردہ نہ اٹھائے۔ جو کمائے اسی پر قناعت کرے اور اس میں سے بھی غریبوں پر خرچ کرے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ قناعت کی نہایت اعلیٰ تعلیم ہے۔ قناعت نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جس کو یہ نصیب ہوا اسے سب کچھ مل گیا۔

حضرت خلیفہ اول کا بیان کردہ واقعہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے قناعت کی مثال دیتے ہوئے حضرت خلیفہ اول کی روایت کردہ ایک دلکش مثال بیان فرمائی۔ خلافت سے پہلے جب جموں میں حضرت خلیفہ اول طبیب تھے۔ وہ ایک راستہ سے گذرتے تو ایک ننگے فقیر کو دیکھتے جو دھوتی پہنے بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ ہمیشہ غم آلود رہتا جیسے اسے اپنی غربت کا بہت دکھ ہو۔ تاہم وہ مانگتا پھر بھی نہ تھا۔ جو چاہے ڈال دے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول پاس سے گذرے تو وہ خوشی سے اچھل رہا تھا۔ چھلانگیں مار رہا تھا۔ اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ جس کی کوئی خواہش نہ رہے اسے تو خزانے مل گئے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد کہ قناعت نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ یہ خزانہ اللہ نے اسے عطا کر دیا۔ فقیر کی چھلانگیں بے معنی نہیں تھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ ساری باتیں آپ نے اپنی اولاد کو سمجھانی ہیں۔ حرصوں کو کم کرنا ضروری ہے۔ اللہ پر نظر ڈالیں تو پھر حرصیں اور تمنائیں کم ہو جائیں گی۔ پھر زندگی میں جو سکون حاصل ہو گا اس کی کوئی مثال نہیں ملے گی۔

نہ ختم ہونے والے خزانہ کی عملی مثال

○ ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مثال بیان فرمائی اور فرمایا کہ اس میں حضرت نبی کریم ﷺ نے واقعتاً دکھا دیا کہ قناعت نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ کو بھوکے جان کر ایک بار فرمایا دودھ آیا ہے تم بھوکے ہو آؤ شریک ہو جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قناعت کا گر بھی سکھانا تھا اس لئے فرمایا اور لوگ ہیں تو ان کو بھی لے آؤ۔ حضرت ابو ہریرہ نے سوچا ایک پیالہ ہے۔ کئی دن کی بھوک ہے اور حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ اوروں کو بھی شریک کیا جائے۔ مجھے کیا ملے گا؟ دراصل حضرت نبی پاک ﷺ یہ سمجھانا چاہتے تھے کہ جو خدا کی خاطر قناعت کرتے ہیں اللہ ان کو لامتناہی دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایسا ہی کیا۔ چھ سات افراد آ گئے۔ اب حضرت نبی پاک ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو اپنے بائیں ہاتھ بٹھایا۔ مقصد ایک تو قناعت کا مضمون اچھی طرح سمجھانا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتانا تھا کہ اللہ کا میرے ساتھ کیا سلوک ہے۔ چنانچہ پیالہ دائیں طرف سے شروع کیا گیا۔ پینے والے نے پینا شروع کیا تو اسے کہا اور پیئو۔ پھر کہا اور پیئو۔ جب وہ پوری طرح سیر ہو گیا تو دوسرے کو پھر تیسرے کو پھر سب کو پلانے کے بعد آخر میں حضرت ابو ہریرہ کی باری آئی۔ حضرت رسول خدا ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ابو ہریرہ تم پیو۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے پینا شروع کیا۔ پیٹ بھر گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا پھر پیئو۔ جب میں نے اور پیا تو فرمایا ابھی اور پیئو۔ حضور ﷺ نے اتنی بار فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ نے عرض کیا یا رسول

باقی صفحہ 2 پر

قناعت کا نمونہ

○ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ربانی پیغام پہنچانے کے لئے اکتوبر 1905ء میں ملک کے دارالسلطنت دہلی میں تشریف لے گئے۔ ان ایام میں حضرت نے مہمانوں اور اہل خانہ کے کھانے کا انتظام اپنے مرید میر قاسم علی صاحب کے سپرد فرما رکھا تھا۔ حضرت میر قاسم علی صاحب کا بیان ہے کہ:-

"میں نے اپنی خواہش کے مطابق حضور کے واسطے علیحدہ سالن کچھ سبزی ڈلوا کر تیار کرایا اور باقی تمام مہمانوں کے لئے آلو گوشت پکوایا...... فرمایا کہ دو جگہ پکوانے کی تکلیف نہ کیا کرو ایک ہی قسم کا کھانا سب کے واسطے پکوایا کرو

اور سب کے کھلا دینے کے بعد جو سالن نیچے کا بچ رہے اس میں سے تھوڑا سا میرے واسطے بھیج دیا کرو۔ اور اگر آم کا اچار ملے تو اس سے روٹی لگا کر کھانا مجھے پسند ہے بجائے سالن وغیرہ کے۔

چنانچہ 13 یوم تک حضرت تشریف فرما دہلی رہے دونوں وقت..... ایک قاش اچار آم کے ساتھ آدھی روٹی تنور کی دن میں اور آدھی شب کو حضور تناول فرماتے تھے

اس کے سوا کوئی غذا رات اور دن میں نہیں دی جاتی تھی"

(رسالہ "احمدی" دہلی فروری 1912ء صفحہ 41 تا 44 ایڈیٹر میر قاسم علی صاحب۔ مطبع الحق دہلی)

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

حضرت امام کی الوداعی ملاقات کا رقّت آمیز منظر

حضرت سیٹھ شیخ حسن آف یادگیر (وفات 17- ستمبر 1945ء- مدفن جنت البقیع مدینہ منورہ) حیدر آباد دکن کے ان بزرگوں میں سے تھے جن کے کارنامے قیامت تک ستاروں کی طرح جگمگاتے رہیں گے۔ حضرت سیٹھ صاحب نے حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں زیارت قادیان اور الوداع کا دلربا انداز میں تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہر مرتبہ جب ہم واپس ہوتے تو باوجود تانگوں کی موجودگی کے اپنے خدام کو چھوڑنے کے لئے حضرت صاحب نہر تک پیدل تشریف لاتے' باوجود اصرار کے بھی تانگوں پر نہ بیٹھتے۔ رخصت کرتے وقت دعا کے بعد ہمیشہ فرماتے مجھ سے ہمیشہ ملا کرو اور باربار قادیان آیا کرو۔ ہم کو اس قدر تڑپ ہوتی تھی کہ کسی طرح اس مبارک چہرہ کو دیکھیں اور حضرت کی باتیں سنیں۔ حضور اس ناچیز کو سیٹھ صاحب کے لقب سے یاد فرماتے چنانچہ

حضور کی دعاؤں کے طفیل خدا نے عاجز کو فی الواقع مالا مال کر دیا اور سیٹھ بنا دیا"۔

("حیات حسن" صفحہ 29-30 مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الکبیر۔ اشاعت ستمبر 1951ء حیدر آباد دکن)

ذہنی انقلاب کا ایک دلچسپ معرکہ

حضرت سید فضل شاہ صاحب ایک دن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے چوبارہ کے صحن میں بادام توڑ رہے تھے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت میاں بشیر الدین نے جن کی عمر اس وقت چار یا پانچ سال کی ہوگی سب بادام جھولی میں ڈال لئے میں لیتا تھا اور میاں بشیر الدین نہیں دیتے تھے میں چھنتا تھا مگر میاں اٹھا کر پھر جھولی میں ڈال لیتے تھے...... حضرت اقدس میاں سے فرمانے لگے کہ یہ میاں بہت اچھا ہے یہ زیادہ نہیں لے گا صرف ایک یا دو لے گا۔ باقی سب ڈال دے گا

جب حضرت صاحب نے یہ فرمایا میاں صاحب نے جھٹ سب بادام جھولی سے میرے آگے رکھ دیئے اور صرف ایک یا دو بادام لے کر چلے گئے"۔

(سیرت احمد صفحہ 173 از حضرت منشی قدرت اللہ صاحب سنوری- طبع اول دسمبر 1962ء ربوہ)

آسمانی معالج اور روحانی بیماریاں

چھبز ضلع ہزارہ کے ایک احمدی بزرگ اور رفیق حضرت میاں عبد الرحمان صاحب تھے جنہیں سفر گورداسپور میں حضرت صاحب سے ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ اپنی روایات میں رقم طراز ہیں کہ۔

"مجھے ایک دو روحانی بیماریاں تھیں جو نہ ظاہر کرنے کے قابل تھیں اور جن کا چارہ بھی بغیر ظاہر کے نظر نہ آتا تھا میں شش و پنج میں تھا کہ کیا کروں۔ جب تک ظاہر نہ کروں اصلاح کیسے ہوگی اور ظاہر کرتے ہوئے شرم دامنگیر تھی۔ اللہ اللہ حضور کی قوت اعجازی!! حضور نے خود ہی تقریر میں فرما دیا کہ بہت سے لوگ اپنی بدیوں کو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر چھوڑ نہیں سکتے اس واسطے ان کو چاہئے

کہ اس بدی کے اسباب تلاش کریں کہ وہ بدی کیوں ہوتی ہے اور کن وجوہات سے آتی ہے۔

اس ضمن میں حضرت نے مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"یہ سامنے سے بدبودار دھواں آتا ہے۔ اگر منہ کے آگے ہم کپڑا کر بھی لیں تو ہاتھ ہلنے سے کپڑا ہل جائے گا۔ اور دھواں ہم کو تکلیف دے گا اس لئے اگر ہم یہ سوچیں کہ دھواں کہاں سے آتا ہے اور وہ طاق یا روشندان بند کر دیں کہ جس سے دھواں آتا ہے تو ہم دھوئیں سے محفوظ رہ سکتے ہیں

اسی طرح گناہ کی حالت ہے ان اسباب سے انسان الگ ہو جائے کہ جن سے گناہ ہوتا ہے 'اس جگہ 'اس مکان اور پیشہ اور مجلس کو چھوڑ دے جو گناہوں کا باعث ہو"۔

(ایضاً صفحہ 208-209)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 1

اللہ اب تو دودھ میرے ناخنوں سے پھوٹ پڑے گا۔ تب آنحضور ﷺ نے پیالہ لیا اور اپنے منہ سے لگایا حضرت صاحب نے فرمایا دنیا میں سب سے بڑا قانع حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ سے بڑا اور کوئی قانع پیدا نہیں ہوا۔ آپ نے عملاً دکھایا کہ قناعت سب سے بڑا خزانہ ہے نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا یہ پرانی تاریخ کے قصے نہیں ہیں۔ یہ تاریخ آج بھی دوہرائی جا سکتی ہے اور دوہرائی جا رہی ہے۔ آپ اس تاریخ کو دوہرائیں گی تو نہ ختم ہونے والا لطف حاصل کریں گی۔ اپنے بچوں کو آنحضرت ﷺ کے حوالے سے یہ مضمون سکھائیں۔

ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ ایک کافر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ اور یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اس کو قناعت کا پتہ ہی نہیں تھا۔ دوسرے ہی دن وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر وہ آیا اسے دودھ نکلوا کر دیا تو وہ دوسری بکری کا دودھ بھی نہ پی سکا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ کافر تھا تو سات انتڑیوں سے کھاتا پیتا تھا۔ مسلمان ہوا ہے تو دو بکریوں کا دودھ بھی ختم نہ کر سکا۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور حدیث میں بیان شدہ یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک صحابی کو حضور ﷺ اپنے گھر لے گئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ ثرید موجود ہے۔ حضرت صاحب نے بتایا کہ گندم کو شوربے میں دیر تک بھگو کر رکھا جائے تو وہ نرم اور خوش ذائقہ ہو جاتی ہے۔ جنگ احد میں جب حضرت نبی پاک ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تو آپ کے لئے موٹی روٹی کھانا مشکل تھا۔ اس لئے آپ ثرید کو پسند فرماتے تھے۔ وہ صحابی بیان فرماتے ہیں کہ کھانا سامنے آیا تو میں کبھی ادھر ہاتھ مارتا اور کبھی ادھر ہاتھ مارتا۔ حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے۔ حرص نہ کرو جو سامنے ہے اس سے کھاؤ۔ اس کے بعد کھجوروں کا طشت سامنے لایا گیا۔ جس میں کئی قسم کی کھجوریں تھیں۔ میں سامنے سے کھانے لگا۔ مگر میں نے دیکھا کہ حضرت نبی پاک ﷺ ادھر ادھر سے کھجوریں اکٹھی کر کے کھانے لگے۔ میں نے تعجب کیا تو حضرت نبی پاک ﷺ فرمانے لگے کھجوریں مختلف قسموں کی ہیں جبکہ ثرید ایک ہی قسم کا تھا۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ سامنے سے کھاؤ۔ کھجوریں مختلف قسم کی ہیں اس لئے ادھر ادھر سے لی جا سکتی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بے تکلفی کا انداز ہے۔

قناعت کا ایک انداز

○ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قناعت کا ایک اور مضمون یہ ہے کہ جن کو نہ دیا جائے وہ قناعت اختیار کریں۔ ہو سکتا ہے کہ محبت کی وجہ سے نہ دیا گیا ہو۔ ایک صحابی کی روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا تو مجھے کچھ نہ دیا۔ میں نے سوچا کہ شاید مجھ سے پیار نہیں اس لئے مجھے نہیں دیا۔ حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں اس لئے نہیں دیا کہ مجھے تم سے پیار ہے۔ اور تمہیں بھی مجھ سے پیار ہے۔ میں جانتا ہوں تم نہ لے کر بھی راضی رہو گے۔ وہ صحابی کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ ساری زندگی مجھے کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی اس روز ہوئی تھی۔

حضرت مسیح موعود کی قناعت

○ حضرت صاحب نے تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کوئی نوکری نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے دو جوڑے کھدر کے بنا دیا کرو اور روٹی جیسی بھی ہے بھیج دیا کرو۔ تاکہ میں دین کا کام کر سکوں۔ اور دنیا سے مستغنی ہو سکوں۔

حضرت صاحب نے خواتین کو فرمایا قناعت کا وہ نمونہ دکھائیں۔ جس کو قرآن کریم نے بیان فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے دکھایا۔ احمدی خواتین آج کی دنیا میں اگر اس مضمون کو زندہ کریں گی تو صدیوں تک کی نسلوں کی تربیت کر سکیں گی۔ اور ان سب کا ثواب آپ کو ملتا رہے گا۔ قناعت پر قائم ہونے سے آپ کا نام آپ کے مرنے کے بعد بھی اگلی نسلوں تک زندہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری خواتین کو اور احمدی بچیوں کو توفیق دے کہ وہ قناعت کی تعلیم پر عمل کرنے والی ہوں۔

آخر میں حضرت صاحب نے دعا کرائی اور اس طرح سے ایک گھنٹہ دس منٹ پر محیط آپ کا یہ پر مغز اور بصیرت افروز خطاب اپنے اختتام کو پہنچا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قناعت سے سب کچھ ملتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

○ "کہتے ہیں کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا راستہ میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا ستر ہی ڈھانکا ہوا تھا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی کیا حال ہے۔ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہو گئی ہوں اس کا حال کیسا ہوتا ہے؟ اسے تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح حاصل ہو گئی ہیں۔ فقیر نے کہا جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہو گئیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ سب حاصل کرنا چاہتا ہے تو تکلیف ہی ہوتی ہے لیکن جب قناعت کر کے سب کچھ چھوڑ دے تو گویا سب کچھ ملتا ہوتا ہے۔ نجات اور مکتی یہی ہے"

(ملفوظات جلد سوم ص 422)

خلافت لائبریری
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

رفقاءِ مسیح موعود کا انفاق فی سبیل اللہ

قیام توحید' دین حق کے غلبہ اور انسانیت کی عظمت کے قیام کے لئے جو شاندار قربانیاں اور اخلاص و فدائیت کے عظیم الشان اور قابل ذکرو فخر نمونے حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء نے پیش کئے ان کی نظیر الٰہی جماعتوں کے سوا اور کہیں نہیں ملتی انفاق فی سبیل اللہ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود اپنے رفقاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے.... بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں۔"

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 306)

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے آپ کی جماعت پر اعتراضات کئے اور کہا کہ جماعت میں صرف مولوی نورالدین ہی ہیں جو عملی آدمی ہیں تو اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

"آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے ہیں اور ایسے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ اس افترا کا کیا خدا تعالیٰ کو جواب دیں گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں.... میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ تو وہ دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص 165)

حضرت مسیح موعود کے اس دعویٰ اور اپنے رفقاء سے متعلق تاثرات کی تصدیق کس شان سے ہوتی ہے اس کے لئے درج ذیل ایمان افروز واقعات ہمارے سامنے سچی گواہیاں بن کر کھڑے ہیں۔

خدمت میں لذت

حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ اپنے ایک مضمون میں حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حضرت پیر منظور محمد صاحب..... قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد تھے۔ اس قاعدہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ سینکڑوں روپے ماہوار اس زمانہ میں آپ کی آمد ہوتی لیکن آپ کی دین کے لئے قربانی کا یہ حال تھا کہ صرف 30 روپے ماہوار اپنے اخراجات کے لئے رکھتے اور باقی سب حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اشاعت قرآن کریم اور اشاعت (دین) کے لئے بھیج دیتے۔ 1940ء کے بعد جب گرانی ہو گئی تو 40 روپے ماہوار رکھنے شروع کر دیئے اور ایک سال میں دس ہزار روپیہ خدمت دین کے لئے دیا۔ وہ خود ٹانگوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے باہر نہیں آ سکتے تھے اس لئے یہ عاجز ان کی خدمت میں ان کے مکان پر ہی حاضر ہوتا رہتا اور ان کی باتوں سے لطف اٹھاتا تھا۔ صرف ایک کمرہ تھا جس میں ان کی چارپائی بھی ہوتی تھی اور ان کا کلرک بھی بیٹھتا تھا۔ وہی سونے کا کمرہ تھا' وہی بیٹھک اور وہی دفتر اس میں سارا پڑا ہوا سامان چالیس پچاس روپے سے زیادہ کا نہ ہوتا تھا۔ لیکن ایک ایک سال میں دس دس ہزار روپیہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے بھیج دیتے تھے۔ وہ اگر چاہتے تو عالیشان مکان بنا لیتے اور اسے اچھی طرح سے سجا لیتے لیکن اپنی ذات کے لئے سادگی اور دین کے لئے قربانی کا جذبہ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی کی تسکین میں لذت پاتے تھے اور خود کو فراموش کئے ہوئے تھے۔ ذرا اس قسم کے لوگ دنیا میں تلاش تو کر کے دیکھو' کیا کہیں مل سکتے ہیں؟"

(ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ اپریل 1969ء ص 21)

جب پونڈ جمع ہو گئے

حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔ اگست 1941ء میں حضرت منشی اروڑے خان کے جذبہ انفاق فی سبیل اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہ بھول سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود.... کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں۔ اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہو گئی کہ وہ چیخیں مار مار کر رونے لگ گئے اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں کچھ حیران سا ہو گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا۔ اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان کے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اسی طرح وہ کئی منٹ روتے رہے۔ منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے۔ پھر اور ترقی کی اور سرشتہ دار ہو گئے اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیلدار ہو گئے۔ اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی چھٹی ملتی۔ پھر قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا۔ تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آ کر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی ہو اور میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس روپیہ تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی۔ اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود...... کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا۔ اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود.... کی خدمت میں پیش کروں گا۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو.... یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئے۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرے کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود.... کی وفات ہو گئی۔

یہ اخلاص کا کیسا شاندار نمونہ ہے کہ ایک شخص چندے بھی دیتا ہے قربانیاں بھی کرتا ہے۔ مہینہ میں ایک دفعہ نہیں۔ دو دفعہ نہیں۔ بلکہ تین تین دفعہ جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان پہنچ جاتا ہے۔ سلسلہ کے اخبار کتابیں بھی خریدتا ہے۔ ایک معمولی سی تنخواہ ہوتے ہوئے جب کہ آج اس تنخواہ سے بہت زیادہ تنخواہیں وصول کرنے والے اس قربانی کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی قربانی نہیں کرتے۔ اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ امیر لوگ جب حضرت مسیح موعود مہدی موعود کی خدمت میں سونا پیش کرتے ہیں تو میں ان سے پیچھے کیوں رہوں چنانچہ وہ ایک نہایت ہی قلیل تنخواہ میں سے ماہوار کچھ رقم جمع کرتا اور ایک عرصہ دراز تک جمع کرتا رہتا ہے۔ نہ معلوم اس دوران میں اس نے اپنے گھر میں کیا کیا تنگیاں برداشت کی ہوں گی۔ کیا تکلیفیں تھیں جو اس نے خوشی سے جھیلی ہوں گی۔ محض اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود.... کی خدمت میں اشرفیاں پیش کر سکے۔"

(رفقاء احمد جلد 4 ص 69)

بیوی کا زیور فروخت کر دیا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی زبان مبارک سے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی ایک ایمان افروز روایت یوں مذکور ہے۔

"منشی ظفر احمد صاحب یہ بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود.... کو لدھیانہ میں کسی ضروری اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت حضرت صاحب کے پاس اس رقم کا انتظام نہیں تھا۔ اور ضرورت فوری اور سخت تھی۔ منشی صاحب کہتے تھے کہ میں اس وقت حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں اکیلا آیا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت درپیش ہے۔ کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی۔ میں نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ اور میں جا کر روپے لاتا ہوں۔ چنانچہ میں فوراً کپورتھلہ گیا۔ اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور جماعت کپورتھلہ کو (کیونکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے تھے کہ اس رقم کا جماعت نے انتظام کیا ہے) دعا دی۔ چند دن کے بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ گئے تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا کہ "منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔" منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا "حضرت کون سی امداد؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں؟" حضرت صاحب نے فرمایا۔ "یہی جو حضرت منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپورتھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے۔" منشی صاحب نے کہا "حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔ اور میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔" اس کے بعد منشی اروڑا صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی۔ اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا بات ہے۔ مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی اور تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے نہیں بتایا۔ پھر منشی اروڑا صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔ اللہ اللہ یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود کو عطا ہوئے۔ ذرا غور فرمائیں کہ حضرت صاحب جماعت سے امداد طلب فرماتے ہیں مگر ایک اکیلا شخص اور غریب شخص اٹھتا ہے اور جماعت سے ذکر کرنے کے بغیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے اس رقم کو پورا کر دیتا ہے۔ اور پھر حضرت صاحب کے سامنے رقم پیش کرتے ہوئے یہ ذکر نہیں کرتا کہ یہ رقم میں دے رہا ہوں۔ یا کہ جماعت۔ تاکہ حضرت صاحب کی دعا ساری جماعت کو پہنچے۔ اور اس کے مقابل پر دوسرا فدائی یہ معلوم کر کے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی۔ اور میں اس خدمت سے محروم رہا۔ ایسا پیچ و تاب کھاتا ہے کہ اپنے دوست سے چھ ماہ تک ناراض رہتا ہے کہ تم نے حضرت صاحب کی اس ضرورت کا مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا۔

(رفقائے احمد جلد چہارم صفحہ 61)

مجھے کوئی ضرورت نہیں

حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف معنا کے حالات میں آپ کے انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق لکھا ہے کہ۔

"حضرت حافظ معین الدین..... کی طبیعت میں اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں۔ خود اپنی حالت تو ان کی یہ تھی کہ نہایت عسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے۔ بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے۔ حضرت اقدس کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جن میں وہ شریک نہ ہوتے۔ خواہ ایک پیسہ ہی دیں۔ حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود..... نے بارہا حافظ صاحب کی ان خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی بھوکے رہ کر بھی خدمت کیا کرتے تھے.....

حضرت مسیح موعود..... نے متعدد مرتبہ حافظ معین الدین صاحب کے اس طرز عمل کو بطور نمونہ بیان کیا ہے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ماہوار اور مستقل چندہ کے علاوہ جب ان کے پاس کچھ آ جاتا تو فوراً جا کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دے آتے۔ باوجودیکہ حضرت صاحب ان کو کہتے کہ حافظ تیری ضرورتوں میں کام آئے گا تو رکھ۔ وہ ہمیشہ یہ عرض کرتے کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سلسلہ کی ضرورت میں صرف کر دیا جائے۔"

(رفقاء احمد جلد 13 ص 293، 301)

مینار کے لئے چندہ

حضرت مسیح موعود نے جب یکم جولائی 1900ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے مالی قربانی کی تحریک فرمائی تو 101 رفقاء کی فہرست بھی شائع کی اور ان سے کم از کم ایک ایک سو روپیہ چندہ کا مطالبہ فرمایا کیونکہ کل تخمینہ اخراجات دس ہزار روپیہ تھا۔ یہ اعلان بھی فرمایا کہ اس تحریک میں مطلوبہ چندہ دینے والوں کے نام بطور یادگار مینار پر کندہ کئے جائیں گے۔ اس تحریک میں جس ذوق و شوق اور روح پرور جذبہ کا مظاہرہ ہوا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ مینارہ کی تکمیل پر 298 مخلصین کے نام کندہ ہوئے جنہوں نے کم از کم سو سو روپیہ چندہ دیا۔

حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے دہلی میں اپنا ایک ذاتی مکان فروخت کر کے ایک ہزار روپیہ اس تحریک میں چندہ ادا کیا۔

چارپائیاں بھی فروخت کردیں

حضرت میاں شادی خاں صاحب لکڑی فروش سیالکوٹ نے اپنے گھر کا سارا اسامان فروخت کر کے تین سو روپے حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ جس پر حضرت صاحب نے خوشنودی کا اظہار کیا جب میاں شادی خاں صاحب نے یہ سنا تو گھر میں جو چارپائیاں تھیں ان کو بھی فروخت کر ڈالا اور ان کی رقم بھی حضرت صاحب کے حضور پیش کر دی۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 126، 127)

قابل رشک وجود

حضرت مسیح موعود کے نزدیک آپ کے بعض اور رفقاء میں بھی انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں غیر معمولی عزیمت پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اشتہار جلسہ الوداع (مشمولہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص76) میں اپنے رفقاء حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی، میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی، میاں امام الدین صاحب سیکھوانی اور میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی کے چندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"ان چاروں صاحبوں کے چندہ کا معاملہ نہایت عجیب اور قابل رشک ہے کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں..... جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے ہیں اور دین کو آخرت پر مقدم کیا جیسا کہ بیعت میں شرط تھی"

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 73 حاشیہ

جائیدادیں حاضر ہیں

منارۃ المسیح ہال کی تعمیر کے لئے 1945ء کی مجلس مشاورت میں جب تحریک کی گئی تو حضرت اقدس کے ایک رفیق بشیر الدین صاحب بھاگلپوری نے اس تحریک میں شامل ہوتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا۔

"خدا تعالیٰ کا بڑا شکر ہے۔ میں نے 1905ء میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس وقت آپ سے سنا تھا کہ قادیان مرجع خاص و عام ہوگا۔ اور اب دیکھ لیا ہے کہ عظیم الشان جماعت بن رہی اور بنتی جا رہی ہے۔ اس لئے بہت زیادہ آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے ہال بننا چاہئے۔ کیونکہ ساری دنیا کے مذاہب کے نمائندے آئیں گے۔ اور بڑے بڑے لوگ آئیں گے ہماری ساری جائیدادیں اس ہال کی تعمیر کے لئے حاضر ہیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد دہم ص 506

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب

ایک مخلص خادم دین اور داعی الی اللہ

مکرم مولانا محمد منور صاحب

مولانا محمد منور صاحب میرے قادیان کے معاصرین میں سے تھے اور آپ کے ساتھ میرے کئی قسم کے ذاتی اور جماعتی تعلقات تھے آپ اغلباً 1940ء کے لگ بھگ ایف اے پاس کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں آکر داخل ہوئے اور 1942ء میں ساتویں جماعت پاس کر کے جامعہ احمدیہ میں چلے گئے اور میں نے اسی سال مدرسہ احمدیہ کی پانچویں جماعت کا امتحان دیکر چھٹی میں داخلہ لے لیا۔ اس لحاظ سے آپ اگرچہ میرے ہم جماعت تو نہ تھے لیکن ہم مکتب ضرور تھے۔

آپ مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ کے اس کمرے میں میرے ساتھ قیام پذیر تھے جسے ان دنوں اونچا کمرہ کہا جاتا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے اور اب بھی عالم تصور میں میرے سامنے آپ کی وہ الماری ہے جس پر آپ نے موٹے حروف میں انگریزی میں لکھ رکھا تھا Death is inevitable یعنی موت اٹل ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے عین مطابق ہے جس میں حضور نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد رکھا کرو کیونکہ یہ آخرۃ کی یاد دلاتی ہے۔

جب آپ نے 1942ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا تو خاکسار اس وقت مدرسہ احمدیہ پاس کر کے جامعہ احمدیہ میں پہنچ گیا اور آپ نے بڑی محبت سے مجھے اپنی تمام درسی کتب برائے مطالعہ دے دیں اور انہی کتب کو پڑھ کر خاکسار نے بھی 1944ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد ہم دونوں نے دین حق کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کی تقرری مشرقی افریقہ کے احمدیہ مشن میں ہو گئی جبکہ خاکسار آپ کی وہاں روانگی سے قبل ملک سیرالیون مغربی افریقہ میں جا چکا تھا۔

مولانا کی شعائر دین حق کی پابندی قابل رشک تھی آپ نے شروع ہی سے پوری داڑھی رکھی۔ کلے پر طرہ دار سفید پگڑی سر پر ہوتی۔ نظر چونکہ شروع ہی سے قدرے کمزور تھی اس لئے ہمیشہ دبیز شیشوں والی عینک پہنا کرتے تھے اچکن بھی تقریباً ہمیشہ ہی زیب تن رہی اور یہ سب چیزیں آپ کی مخصوص پہچان تھیں آپ کا دینی علم نہایت گہرا اور ٹھوس تھا۔ تفسیر قرآن۔ تشریح حدیث اور مدلل علم کلام آپ کے طرۂ امتیاز تھے۔ ایسٹ افریقہ میں رہ کر آپ نے پہلے سواحیلی زبان پر عبور حاصل کیا اور جماعت کے شائع کردہ پہلے ترجمہ قرآن بزبان سواحیلی میں آپ اور شیخ امری عبیدی دونوں کی محنت اور عرق ریزی کا اعتراف اس ترجمہ کے دیباچہ میں موجود ہے۔

آپ کی ایک بلا شرکت غیرے امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ آپ ہماری جماعت مشرقی افریقہ کے تمام مربیان میں تنہا اور بے مثل لوؤ زبان کے عالم تھے حتیٰ کہ بعض اہل زبان کا کہنا تھا کہ یہ شخص ہماری زبان کو ہم سے بھی زیادہ اچھی طرح بولتا اور سمجھتا ہے اور میرے علم کے مطابق اس وقت ہمارے پاس اس زبان کا اور کوئی عالم موجود نہیں ہے۔

آپ دین حق کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے اور مشرقی افریقہ میں جونہی کسی اخبار میں دین حق کے متعلق کوئی اعتراض کسی طرف سے شائع ہوتا آپ بلا تاخیر اس کا مدلل جواب اس اخبار کے ایڈیٹر کو بھجواتے جو عموماً شائع ہو جاتا۔ اس طرح بلا مبالغہ آپ کے سینکڑوں خطوط ٹانگانیکا موجودہ تنزانیہ کے اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے مشرقی افریقہ کے مربیان کرام نے ان ممالک کے جنگلی دیہات میں ان تھک محنتیں کیں اور بعض نے اپنی صحتیں برباد کر لیں مولانا محمد منور صاحب بھی انہی میں سے ایک تھے۔

مولانا محمد منور صاحب کا مشرقی افریقہ میں مجھ سے ایک گہرا تعلق یہ تھا کہ نیروبی سے ہمارے دو اخبار شائع ہوتے تھے ایک ایسٹ افریقہ ٹائمز تھا جس کی ادارت خاکسار کے سپرد تھی اور دوسرا اخبار سواحیلی زبان میں "ماپنزی یا منگو" تھا جس کا رجسٹرڈ ایڈیٹر تو میں ہی تھا لیکن اس کا تقریباً سارا مواد برادرم مکرم مولانا محمد منور صاحب مرتب کر کے مجھے نیروبی بھجوا دیا کرتے تھے اور میں اسے طبع کروانے کے بعد تقسیم کے لئے کچھ تو کینیا کیلئے رکھ لیتا اور باقی سارا تنزانیہ بھجوا دیا کرتا تھا۔ مولانا صاحب بعض اوقات ہمارے انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کے لئے بھی بعض مضامین لکھ کر مجھے بھجوا دیتے جن کو میں شائع کیا کرتا تھا۔

مولانا محمد منور صاحب کو کینیا اور تنزانیہ میں سال ہا سال تک خدمت دین حق کی سعادت نصیب ہوئی اور آپ کی مساعی بہت کامیاب رہیں پھر آپ کو نائیجیریا مغربی افریقہ میں بھی کئی سال تک بطور امیر و مشنری انچارج کام کرنے کا موقعہ ملا اور بلاد عربیہ میں بھی آپ کو کافی عرصہ تک خدمت دین حق کی سعادت نصیب ہوئی۔

چند سال قبل جب آپ بالآخر دعوۃ الی اللہ کے میدان سے فارغ ہو کر ربوہ تشریف لے آئے تو سال ہا سال کی محنت شاقہ کے باعث آپ دماغی اور جسمانی دونوں لحاظ سے تھک کر اس قدر کمزور اور نڈھال ہو چکے تھے کہ آپ نے سلسلہ پر مزید بوجھ بننا گوارا نہ کیا اور خود درخواست کر کے ریٹائرمنٹ لے لی۔ مختلف

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

محترم میر غلام احمد نسیم صاحب

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"دیکھو ابوالحسن خرقانی، بایزید بسطامی یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ یہ سب خدا تعالیٰ کے مقرب تھے اور انہوں نے بھی شریعت ہی کی پابندی سے یہ درجہ پایا تھا نہ کوئی نئی شریعت بنا کر..... یہی نماز تھی یہی روزے تھے مگر انہوں نے اس کی حقیقت اور اصل غرض کو سمجھا ہوا تھا۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے نیکی کی مگر سنوار کر انہوں نے اعمال کو بیگار کے طور پر پورا نہ کیا تھا بلکہ صدق اور وفا کے رنگ میں ادا کرتے تھے سو خدا نے ان کے صدق و سداد کو ضائع نہ کیا"

(ملفوظات جلد 3 ص 154)

نیز فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ کامل اتباعؐ کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے۔ یہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ اگر ظلی مرتبہ نہ ہو تو اولیاء امت تو مر جاتے۔"

(ملفوظات جلد 4 ص 406)

حضرت مسیح موعود نے جن صوفیاء کا گاہے بگاہے ذکر فرمایا ہے ان میں سے حضرت بایزید بسطامی بھی ہیں۔ صوفیائے کرام نے رشد و ہدایت کا کام ہر زمانہ میں کیا اور مشکلات ان کے مقصد میں کبھی روک نہیں بنیں۔ ان ہی برگزیدہ بندوں میں سے بایزید بھی ہیں ان کے مختصر حالات افادہ عام کے لئے تحریر کئے جاتے ہیں۔

حالات

حضرت ابویزید بسطامی جنہیں تصوف کی کتب میں عموماً بایزید لکھا جاتا ہے کا اسم گرامی طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے دادا بت پرست تھے لیکن جب ان پر اسلام کی حقانیت واضح ہوئی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اس طرح وہ اس خاندان کے پہلے فرد تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ حضرت بایزید طہران اور نیشاپور کے درمیان واقع بستی "بسطام" میں غالباً 161ھ / 777ء میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں حصول علم اور معرفت کے لئے بسطام سے سفر پر روانہ ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سفر کے دوران ان کی ملاقات تین صد صوفیا سے ہوئی۔

ہمعصر

ابویزید بسطامی کے ہم عصر صوفیاء میں سے ابوحامد احمد خضرویہ اور ابو زکریا یحییٰ بن معاذ تھے۔ ان میں سے اول الذکر بلخ کے رہنے والے تھے۔ خراسان کے مشہور مشائخ میں شمار ہوتے ہیں اور یحییٰ بن معاذ کو طبقہ اول کے صوفیاء میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان دونوں حضرات نے بایزید سے روحانی استفادہ بھی کیا۔ آپ سے روحانی استفادہ کرنے والوں میں ابوموسیٰ دیبولی کا نام بھی لیا جاتا ہے جو آرمینیا سے ان کی خدمت میں اس غرض کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

تصوف کا طریقہ طیفوریہ

حضرت ابویزید بسطامی کے زمانہ تک کوئی طریقت کا سلسلہ اس طرح موجود نہیں تھا جیسے طریقت کے سلسلے آج کل ہیں اور جن سے ہم واقف ہیں۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سلسلہ طیفوریہ کی بنیاد رکھی۔ ابوالفضل نے آئین اکبری میں تصوف اور طریقت کے ان سلسلوں کے نام دیئے ہیں جنہوں نے برصغیر پاک و ہند میں روحانی خدمات انجام دی ہیں ان کی اس فہرست میں سلسلہ طیفوریہ کا نام بھی درج ہے۔

تعلیم و تربیت اور رشد و ہدایت

آپ نے رشد و ہدایت اور تعلیم و تربیت کا سلسلہ اس زمانے میں شروع کیا جب یونانی فلسفہ عروج پر تھا اور مسلمانوں میں بھی اثر و نفوذ کر رہا تھا بلکہ ہمہ گیر صورت اختیار کر رہا تھا۔ ہر چیز اور عقیدہ کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا جانے لگا تھا۔ گویا عقل اور مذہب میں ایک کشمکش جاری ہو گئی تھی۔ بے راہ رو عقل اس کوشش میں مصروف تھی کہ مذہبی عقائد کی ایسی تاویلات کی جائیں کہ اس کا رشتہ فلسفے سے جڑ جائے۔ گویا قرآن حکیم کی تعلیم اور طریق استدلال کو بدل کر فلسفے کی دقیقہ سنجیوں میں گم کرنے کی کوشش لاحاصل کی جا رہی تھی۔ ایسے مشکل وقت میں انہوں نے اس عقلیت کے طوفان کے مقابل میں عشق الٰہی اور محبت رسولؐ کے چراغ کو روشن کرنے کی کوشش کی اور عقل بھی اندھی ہے جب تک نیّر الہام نہ ہو کے مصداق بے راہ رو عقل کو عشق الٰہی کے تریاق سے مداوا کرنے کی دعوت دی۔

اقوال و ارشادات

ابویزید بسطامی نے خود کوئی کتاب قلمبند نہیں کی۔ البتہ ان کے شاگردوں نے ان کی طرف منسوب کردہ کچھ اقوال نقل کئے ہیں جن کی تعداد پانچ صد ہے۔ ان اقوال کو قلمبند کرنے کا اولین سہرا ابوموسیٰ عیسیٰ بن آدم کے سر ہے۔ ان کے اقوال میں سے بعض بدرجہ غایت دلیرانہ ہیں۔ ان اقوال سے ایک ایسی نفسیات مترشح ہوتی ہے جس میں صوفی اپنے متعلق یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ فنا فی اللہ ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنید بغدادی نے ان کے اقوال کی بہت تشہیر کی۔ ان کے ملفوظات کو ابوالفضل محمد السلگی نے "النور من کلمات ابی الطیفور" کے نام سے جمع کیا ہے۔

مرتبہ و مقام

آپ بڑے بلند پایہ کے صوفی ہوئے اور مشائخ طریقت میں ان کو خاص مقام حاصل ہے۔ جنید بغدادیؒ نے ان کے بارے میں فرمایا "ہمارے درمیان ابویزید کو وہی حیثیت حاصل ہے جو فرشتوں میں جبرائیل کو۔"

تصوف کی اصطلاح

شطحیات اور بایزید

شطحیات شطح کی جمع ہے۔ شطحیات ایسے کلمات کو کہا جاتا ہے جو صوفیاء کرام کی زبان سے عالم سکر اور مستی میں صادر ہوتے ہیں۔ یہ کلمات غلبہ حال میں ان کی زبان سے بے اختیار صادر ہوتے ہیں اور بظاہر شریعت کے مسلمہ اصولوں کے خلاف معلوم ہوتے ہین۔ لیکن بباطن کسی بڑی طرف ان میں اشارہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے کلمات کے متعلق مشائخ حضرات کی یہ روش ہے کہ انہیں نہ رد کرتے ہیں اور نہ قبول تاوقتیکہ سمجھ نہ لیں۔ اکابر صوفیاء کی شطحیات مشہور ہیں اور ان کے صحیح مفہوم کا تعین اہل بصیرت کا کام ہے۔ ابویزید کی بھی بعض شطحیات مثلاً سبحانی ما اعظم شانی وغیرہ مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایسے اقوال کی بناء پر سات مرتبہ بسطام سے انہیں نکالا گیا۔ بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ ان پر شطح کی حالت نہ تھی بلکہ وہ شریعت کے پابند تھے اور شریعت کے اوامر و نواہی کو بڑی اہمیت دیتے تھے اور ان کے پوری طرح پابند تھے۔ ان کے نزدیک بایزید کی طرف بعد میں بعض ایسی باتیں منسوب کر دی گئی ہیں جن پر نہ وہ عامل تھے اور نہ ہی ان کے قائل تھے۔

وفات

صحیح روایت کے مطابق 261ھ بمطابق 874ء کو بایزید نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ طریقہ طیفوریہ اب تک کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے اور تصوف کی کتب میں اس طریق کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف کتاب البریہ جہاں ہر صدی میں جن باخدا لوگوں کا ذکر کیا ہے ان میں "ابویزید بسطامی کا نام بھی درج ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 ص 92)

★......★......★......★

عبدالاعلیٰ نجم الثاقب صاحب

نظام شمسی میں ایک نئی دریافت

ہمارا نظام شمسی سورج اور اس کے گرد گھومنے والے سیاروں پر مشتمل ہے۔ یہ سیارے عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل، یورینس، نیپچون اور پلوٹو ہیں۔ ان بڑے سیاروں کے علاوہ مریخ اور مشتری کے درمیان ایک ایسی پٹی (Belt) یا علاقہ ہے جہاں بے شمار چھوٹے بڑے پتھر (Astroids) سورج کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔

نظام شمسی کے نو سیاروں کی دریافت کے بعد سائنسدان بڑے عرصے تک کوشش کرتے رہے کہ دسواں سیارہ بھی دریافت ہو جائے۔ تقریباً ساٹھ سال تک یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔ پھر 1992ء میں پلوٹو اور نیپچون سے بھی پرے ایک "سیارے" کے شواہد ملے۔ مشاہدے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ اس نئے سیارچے کا قطر صرف 200 سے 250 کلو میٹر کے درمیان ہے۔

پھر اگلے ہی سال یعنی 1993ء میں تقریباً اسی فاصلے پر ایک اور اسی قسم کا سیارچہ دریافت ہوا۔ اور پھر تو جیسے لائن ہی لگ گئی۔ 1996ء تک اس قسم کے 32 سیارچے دریافت ہو چکے ہیں۔ یہ تمام سیارچے نیپچون سے پرے ہیں اور اس علاقے کو جس میں یہ گردش کر رہے ہیں کوپر بیلٹ (Kuiper Belt) کا نام دیا گیا ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس بیلٹ میں 35,000 کے قریب سیارچے موجود ہیں۔ اب تک اس بیلٹ میں جو سیارچے دریافت ہو چکے ہیں ان سب کا قطر 100 سے 400 کلو میٹر کے درمیان ہے۔ کوپر بیلٹ بنی کیسے؟

ہمارا نظام شمسی تقریباً 5 ارب سال قبل وجود میں آیا تھا۔ آغاز میں اس نظام میں بڑے سیاروں کے علاوہ چھوٹے بڑے پتھر اور گرد بھی موجود تھی۔ نیپچون کے مدار کے اندر کی طرف سے یہ پتھر اور گرد آہستہ آہستہ غائب ہو گئی۔ کیونکہ یہاں سیاروں کی کشش موجود تھی۔ لیکن نیپچون کے مدار کے باہر یہ پتھر اور چٹانیں باقاعدہ موجود رہیں اور سورج کے گرد چکر لگاتی رہیں۔ یہی اب کوپر بیلٹ کی صورت میں موجود ہیں۔ اس بیلٹ کا نام ایک سائنسدان جیرارڈ کوپر کے نام پر ہے جس نے 1951ء میں اس بیلٹ کی موجودگی کی پیش گوئی کی تھی۔ کوپر بیلٹ کی دریافت سے ایک اور معمہ بھی حل ہو گیا۔

آپ نے دمدار ستارے کا ذکر تو سنا ہو گا بلکہ گزشتہ سال ایک دمدار ستارہ کئی ہفتوں تک دیکھا بھی ہو گا۔ سائنسدان حیران تھے کہ دمدار ستارے کہاں سے آتے ہیں۔ دمدار ستارے (Comet) عام طور پر کچھ عرصہ بعد ختم ہو جاتے ہیں مثلاً ہیلے کا دمدار ستارہ (Halleys Comet) جو سورج کے گرد 76 سال میں ایک چکر مکمل کرتا ہے، ہر چکر میں اپنے دس ہزارویں (1/10000) حصے کو کھو دیتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دس ہزار چکروں کے بعد یعنی 76,000 سال میں یہ ختم ہو جائے گا۔ دمدار ستارے بھی چونکہ نظام شمسی کے ساتھ ہی 5 ارب سال قبل وجود میں آئے تھے لہٰذا مندرجہ بالا مثال کے تناظر میں دیکھا جائے تو اب تک انہیں ختم ہو جانا چاہئے تھا!! لیکن ایسا نہیں ہے۔ کوپر بیلٹ ہی وہ ذریعہ ہے جہاں سے وقتاً

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق آر ایل اے

اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو

شکرِ نعمت

زندگی کی طرف لوٹنے کی آپ بیتی

پون صدی عمر میں بینائی لوٹ آئی۔ توانائی بحال ہوئی اور زندگی نئے سرے سے متحرک ہوئی۔

آخر عمر میں آنکھوں میں سفید موتیا اتر آنا اور بڑھے ہوئے پراسٹیٹ کے باعث بندش پیشاب دو ایسے عوارض ہیں جن سے اکثر معمر احباب دو چار ہوتے ہیں۔ اس خاکسار کو دونوں لاحق ہوئے اتنی شدت سے ہوئے کہ بلا سہارے ادھر ادھر آجا سکنا ہی دشوار اور محال نہیں ہوا بلکہ جب بندش پیشاب کا دورہ پڑتا تو قیام و سکون ہی عنقا ہو جاتا۔ سفید موتیا کا عارضہ 1983ء سے شروع ہوا۔ ایک آنکھ کا اپریشن 1988ء میں کروایا لیکن پورے طور پر کامیاب نہ ہوا۔ دوسری آنکھ کا اپریشن پاکستان کے ایک چوٹی کے ڈاکٹر سے 1994ء میں کروایا۔ اس اپریشن سے پہلے ہی ڈاکٹر صاحب نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ کچھ زیادہ فائدہ نہ ہوگا کیونکہ عرصہ نصف صدی سے Myopic تھا۔ اور پھر یہ کہ اس سال تک متواتر ایک دفتر میں پرانے ریکارڈوں میں سے تاریخی مواد کی تلاش' کا کام کیا اس دوان 80-90 سال پرانی ایسی فائلوں میں سے گذرنا پڑا جن کے کاغذ بوسیدہ ہو کر Decay ہو رہے تھے۔ سطر سطر ان کے مطالعہ میں جو ان کے ہر کونے کھدرے کو کھولتا اور الٹ پلٹ کر 80 سالہ پرانی تحریروں کو آنکھ میں گذارتا تو گرد میں اٹے ہوئے کاغذات میں سے بو سے بھرے گرد کے ذرات ناک کے علاوہ سیدھے آنکھوں پر بھی حملہ آور ہوتے۔ دس سال تک ایسی صورت حال میں آنکھوں کا یہ حال ہوا کہ دونوں آنکھوں کے اپریشن نظر کو واپس نہ لوٹا سکے حتیٰ کہ اپریشن کے بعد بھی یہ صورت حال ہوتی کہ اکیلے میں ادھر ادھر نکلنا دوبھر ہو گیا۔ کتاب جو ساری عمر ان آنکھوں کی قریب ترین اور کم و بیش ہمہ وقت کی ساتھی رہی تھی وہ گویا ہاتھوں سے نکل کر کلیتًا چھوٹ گئی۔ مطالعہ تو درکنار اور لکھنا لکھانا برطرف' معذوری اس قدر بڑھی کہ آنے والے خطوں کا پڑھنا تک اپنے اختیار میں نہ رہا۔ علاج کے لئے دو سفر جرمنی کے اور ایک امریکہ کا اختیار کیا اور ایک لاکھ سے زائد خرچ کرنے کے باوجود دونوں جگہوں سے جواب یہ ملا کہ ان آنکھوں کو مزید چھیڑنا فائدہ کی بجائے نقصان دہ ہو گا بلکہ میرے اصرار پر امریکہ والے ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ان آنکھوں پر مزید کوئی عمل صرف مجھے (یعنی ڈاکٹر کو) فائدہ مند ہو گا تمہیں نقصان دے گا۔

مطالعہ چھٹ جانے اور بلا کسی دوسرے کے سہارے کے گھر سے باہر نہ نکل سکنے کی مجبوری اور معذوری ذہن پر ایسی آفت بن کے ٹوٹی کہ ڈیپریشن نے آلیا۔ مایوسی سے زندگی مرجھا گئی۔ لہو جو ساری عمر رگوں میں دوڑتا رہا وہ منجمد ہوتا ہوا محسوس ہونے لگا اور ذہن منتشر ابتداء 1994ء سے 1997ء تک بجھتے ہوئے چراغ کی سی کیفیت میں گذرے۔

بندش پیشاب کا عارضہ بڑھے ہوئے پراسٹیٹ کے باعث کوئی بارہ سال سے چلا آرہا تھا۔ اپریشن سے گریز' دواؤں اور ٹونے ٹوٹکے پر گذارہ ہوتا رہا۔ اب کچھ مذکورہ بالا ڈیپریشن کے نفسیاتی عمل سے اور پراسٹیٹ کے بہت بڑھ جانے کے باعث دوائیں اور ٹونے ٹوٹکے جو بیکار ہوئے تو پراسٹیٹ کا اپریشن کروائے بغیر زندگی کو آگے چلنے کا یارا نہ رہا۔

الحمدللہ کہ ربوہ سے اسلام پہنچتے ہی ایک اعلیٰ ترین علاج گاہ PIMS یعنی

Pakistan Institute of Medical Sciences

میں فوری طور پر داخلہ کیا ہوا گویا صحت و تندرستی کی زندگی واپس لوٹائے جانے کا ارادہ الٰہی عمل میں آنے لگا۔ اپریشن سے پہلے جو الٹرا ساؤنڈ ہوا تو اسسٹنٹ پروفیسر نے بڑی گھبراہٹ سے کہا اوہ! اتنا بڑا پراسٹیٹ؟ لیکن اگلے روز وہی بہت بڑا پراسٹیٹ اور اس کے ساتھ جو دو تین پتھریاں نکالی گئیں نہ دوران اپریشن اور نہ اپریشن کے بعد ذرا سی تکلیف یا درد نہیں ہوئی۔ کوئی درد کی دوا نہ کھانا پڑی اور حیرت کی وہ بات جس کی خاص تحدیث نعمت میں یہ چند سطور عرض کر رہا ہوں وہ یہ کہ اپریشن کے دو روز بعد محض اتفاق سے جو ایک پاس پڑی ہوئی کتاب پر نظر پڑی تو "میں نے پالیا"۔ "میں نے پالیا" والے استعجاب و حیرت کی خوشی سے میرا دل جھک اٹھا۔ یہ اس لئے کہ جن آنکھوں کے بارہ میں جرمنی اور امریکہ کی علاج گاہوں سے یہ جواب ملا ہوا تھا کہ

Nothing Can Be- Done With These Eyes

اب وہ آنکھیں دیکھ رہی تھیں اور پڑھ رہی تھیں اور ان آنکھوں سے محرومی کے باعث 4 سال ڈیپریشن میں ڈوبا ہوا شخص پڑھ لکھ سکنے والی زندگی کے ساحل پر واپس اتر آیا تھا۔

مکرم ڈاکٹر خورشید انور صاحب ایسوسی ایٹ وفیسر کی مہارت فن اور ہسپتال کے نہایت

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31732 میں بشریٰ بیگم زوجہ غلام نبی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ندیم آباد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی وزنی اڑھائی تولہ مالیتی تیرہ ہزار پانچ سو روپے (2) حق مہر وصول شدہ مبلغ پندرہ سو روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ بیگم زوجہ غلام نبی صاحب ندیم آباد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 سمیع اللہ ملک ولد ملک نصر اللہ خان جماعت ندیم آباد ڈسکہ گواہ شد نمبر2 غلام نبی خاوند موصیہ ندیم آباد تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31733 میں ماسٹر عبد الرزاق ولد میاں اللہ بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ ریٹائرڈ عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لبے پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ایک عدد مکان مالیتی ایک لاکھ روپے (2) ایک عدد حویلی مالیتی پچاس ہزار روپے (3) بینک میں جمع شدہ رقم دو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار چھ صد چھبیس روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ماسٹر عبد الرزاق ولد میاں اللہ بخش صاحب ساکن لبے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر1 مسعود احمد ولد منظور احمد ساکن لبے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر2 منظور احمد ساکن لبے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31734 میں عبد الرافع ولد میاں عبد القیوم صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹر عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی حال سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر عبد الرافع ولد میاں عبد القیوم صاحب سیالکوٹ چھاؤنی گواہ شد نمبر1 میاں عبد القیوم ولد بابو دین محمد صاحب وصیت نمبر 6100 مکان نمبر 37 سٹریٹ نمبر 22 چکلالہ سکیم نمبر 3 راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر2 دین محمد بھٹی وصیت نمبر 11295 گلی نمبر 5 پورن نگر سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31735 میں نصرت جبین بنت نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرل ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-3-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک صد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جبین بنت نذیر احمد ساکن مرل ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 انور احمد مبشر صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 اعجاز احمد ولد محمد نواز صاحب ساکن مرل ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31736 میں محمد عبد المالک ولد چوہدری محمد عبد الغنی قوم مغل پیشہ بینک ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان واقع جھنگ صدر برقبہ 5 مرلے مالیتی اندازا تین لاکھ کا 1/3 حصہ ایک لاکھ روپے (2) مکان واقع کوٹ سائی سنگھ زرعی زمین میں تعمیر شدہ برقبہ ایک کنال مالیتی اندازا چھ لاکھ دس ہزار روپے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(3) زرعی زمین نہری واقع کوٹ سائی سنگھ برقبہ گیارہ کنال مالیتی اندازاً ایک لاکھ دس ہزار روپے (4) مکان واقع دارالصدر شرقی ربوہ برقبہ ساڑھے چار مرلہ مالیتی اندازاً ایک لاکھ بیس ہزار کا 1/6 بیس ہزار روپے کل میزان آٹھ لاکھ چالیس ہزارر روپے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ ہزار-روپے ماہوار بصورت بینک ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عبدالمالک ولد محمد عبدالغنی مکان نمبر167 محلّہ برجیوالہ جھنگ صدر گواہ شد نمبر1 چوہدری عبدالغنی ولد چوہدری عنایت اللہ مکان نمبر167 محلّہ برجیوالہ جھنگ صدر گواہ شد نمبر2 چوہدری عبدالغفور ولد چوہدری عمرالدین مکان نمبر96 بلاک نمبر12 پیرانوالہ جھنگ صدر۔

مسل نمبر 31737 میں عائشہ صدیقہ بنت چوہدری محمد عبدالمالک قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ برجیوالہ جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے، اس وقت مجھے مبلغ تین سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عائشہ صدیقہ بنت چوہدری محمد عبدالمالک دارالبرکات مکان نمبر167 محلّہ برجیوالہ جھنگ صدر جھنگ۔ گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد عبدالمالک ولد چوہدری عبدالغنی دارالبرکات مکان نمبر167 محلّہ برجیوالہ جھنگ صدر گواہ شد نمبر2 چوہدری عبدالغفور ولد چوہدری عمرالدین مکان نمبر96 بلاک نمبر12 محلّہ پیرانوالہ جھنگ صدر جھنگ۔

بقیہ صفحہ 5

فوقتاً" دمدار ستارے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ نیپچون کی کشش کے باعث کوپیر بیلٹ سے پتھر نکل کر نظام شمسی کے اندر کی طرف آجاتے ہیں۔ ان میں سے بعض دمدار ستارے بن جاتے ہیں۔ اور باقی ماندہ کسی سیارے یا سورج سے ٹکرا کر ختم ہو جاتے ہیں۔

کوپیر بیلٹ کی دریافت نے بہت سی نئی بحثوں کو چھیڑ دیا ہے مثلاً یہ کہ آیا ہمارے نظام شمسی کا نواں سیارہ پلوٹو حقیقت میں دیگر سیاروں کی طرح کا سیارہ ہے یا نہیں؟ قرین قیاس یہی ہے کہ "نہیں"! بلکہ یہ امکان موجود ہے کہ نیپچون سے پرے واقع یہ سیارہ دراصل کوپیر بیلٹ کا ہی حصہ تھا۔

یوں دسویں سیارے کی تلاش کرتے کرتے شاید ہم نویں سے بھی جائیں اور آخر کار آٹھ پر ہی اکتفا کرنا پڑے۔

اطلاعات و اعلانات

چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی نماز جنازہ

○ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کا جسد خاکی امریکہ سے براستہ اسلام آباد مورخہ 98-9-3 آٹھ بجے شب کے قریب دارالضیافت ربوہ میں پہنچ رہا ہے اور نماز جنازہ بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں اور تدفین مقبرہ بہشتی میں ہوگی۔

احباب سے ان کی نماز جنازہ میں شرکت اور ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر ظہیرالدین منصور احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ۔

خاکسار کے سسر مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب مورخہ 98-8-29 بروز ہفتہ وفات پا گئے۔ محترم شاہ صاحب حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے نواسے 'حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے بھانجے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ نہایت دعاگو اور درویش صفت بزرگ تھے۔ آپ لمبا عرصہ ربوہ میں رہنے کے بعد گزشتہ 15 سال سے اپنے بڑے بیٹے مکرم سید حمید احمد شاہ صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ شیخوپورہ کے پاس مقیم تھے وہیں آپ کی وفات ہوئی۔

آپ کی عمر تقریباً نوے سال تھی آپ کے چار بیٹے مکرم سید حمید احمد شاہ صاحب شیخوپورہ 'مکرم سید شمیم احمد شاہ صاحب ڈنمارک 'مکرم سید فہیم احمد شاہ صاحب ناروے اور مکرم سید ندیم احمد شاہ صاحب انگلستان ہیں آپ کی چار بیٹیاں سیدہ راشدہ صاحبہ ' اہلیہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی' سیدہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف اللہ قریشی صاحب لاہور' سیدہ فرزانہ صاحبہ اہلیہ سید نثار احمد صاحب ناروے اور خاکسار کی اہلیہ سیدہ رضوانہ صاحبہ ہیں۔

محترم شاہ صاحب کا جنازہ 98-8-30 کو ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عصر محترم امیر صاحب مقامی نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں تدفین کے بعد محترم امیر صاحب مقامی نے دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں محترم شاہ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تلاش گمشدہ

○ جمعہ کے روز ایک عدد زنانہ عینک گم ہوگئی ہے۔ جس کسی کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

کامیابی

○ عزیز جواد احمد ڈوگر ولد مختار احمد صاحب ڈوگر نے نصرت جہاں اکیڈمی کے انگلش میڈیم بوائز سیکشن میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے سالانہ امتحان میٹرک میں 705/800 نمبر حاصل کر کے فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چندہ تحریک جدید اور ہماری ذمہ داری

○ تحریک جدید کا چونسٹھواں سال 31-اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار حضرات سے خصوصی توجہ کی درخواست ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کی ٹارگٹ کے مطابق سو فیصد وصولی فرما کر اپنے محبوب امام کی دعائیں اور رضائے الٰہی حاصل کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید

اعلان دارالقضاء

مکرم حفیظ اللہ خان صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالقادر خان صاحب)

مکرم حفیظ اللہ خان صاحب ولد مکرم عبدالقادر خان صاحب ساکن نمبر77 کینال بینک۔ ریلوے آفیسر کالونی۔ لاہور نمبر15 نے درخواست دی ہے کہ میرے والد (آف شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان)۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان / قطعہ نمبر 6/15 برقبہ ایک کنال 49 مربع فٹ واقع محلّہ دارالعلوم غربی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم رشید احمد خان صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ ممتاز بی بی صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم حفیظ اللہ خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

عوارض کے باعث آپ کی آمد و رفت بالکل محدود ہو چکی تھی۔ اور تقریباً صاحب فراش تھے لیکن پھر بھی کبھی کبھار الفضل میں کسی نہ کسی موضوع پر مختصر تحریریں بھجواتے رہتے تھے۔

بلا مبالغہ آپ جماعت کا ایک بہت ہی قیمتی سرمایہ تھے اور انکی پر خلوص قربانیاں دین حق کے لئے انکا اخلاص اور تقویٰ نہایت ہی قابل رشک امور تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بلند کرے (آمین)

آپ کی دو بیویاں تھیں ایک سے صرف ایک بیٹی تھی جو آپ نے ایک مربی سلسلہ کے عقد میں دے دی اور دوسری سے صرف ایک لڑکا مبارک احمد طاہر جو کئی سال تک افریقہ میں خدمت دین بجا لانے کے بعد آج کل مجلس نصرت جہاں میں خدمات سلسلہ بجا لا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنے والد کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 6

اعلیٰ درجہ کے انتظام کا ذکر خاکسار کے اس شکر نعمت کا حصہ ہے۔ دس روز ہسپتال کے قیام کے بعد خاکسار واپس آنے لگا تو ڈاکٹر صاحب نے نہایت درجہ موثر انداز میں کہا کہ دو باتوں کا خیال ضرور رکھیں۔

1۔ پانی اور دیگر مائعات زیادہ سے زیادہ مقدار میں لیں۔ بغیر پیاس کے بھی پیتے رہیں۔

2۔ زیادہ سے زیادہ پیدل چلیں اور متحرک رہیں۔

ربوہ واپس آکر ان ہدایات پر عمل سے نظر روز بروز بہتر ہوتی چلی گئی اب صورت یہ ہے کہ دور کی نظر عینک کے ساتھ پہلے سے معمول پر آ چکی ہے اور نزدیک کی نظر بھی Focus کے لحاظ سے پہلے سے معمول پر لوٹ چکی ہے پڑھ لکھ سکنا عود کر آیا ہے لیکن مصنوعی روشنی میں لکھنے پڑھنے کے لمبے تواتر سے طبیعت کو گریز ہے۔ جبکہ ایسا گریز بھی دن بدن کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس گریز کی وجہ بھی آنکھوں سے زیادہ اس لمبے ڈیپریشن کی نفسیاتی باقیات ہیں جو نظر سے محروم ہو جانے کے 4 سال میں آوارد ہوا تھا اور اب وہ ڈیپرشن خدا کے خاص فضل سے کلیتاً دور ہو چکا ہے نابینائی دونوں آنکھوں کی روشنی کو جگہ دے کر رخصت ہو چکی اور زندگی کا بجھتا ہوا چراغ امیدوں بھری متحرک زندگی میں تبدیل ہو چکا ہے شکر خدا۔ شکر خدا۔

یہ چند سطریں میری طرح آخر عمر کو پہنچے ہوئے دوستوں کو یہ پیغام دینے کے لئے تحریر کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید نہیں کہ ایک عضو کی نئی آنے والی بیماری کسی دوسرے عضو پر موجود آفت کے ایسے ازالہ کے لئے آرہی ہو کہ نتیجتاً دونوں عضو درست ہو کر نئی زندگی کا موجب ہو جائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 2 ستمبر- گذشتہ چوبیں گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
3- ستمبر غروب آفتاب 6-32
4- ستمبر طلوع آفتاب 5-44

عالمی خبریں

روس کے صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ وہ نئی حکومت تشکیل دیں گے۔ اپوزیشن نے مطالبہ کیا ہے کہ صدر مستعفی ہو جائیں۔ روسی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں کے مختلف گروپوں اور ان کے لیڈروں نے کہا ہے کہ ملک کا سیاسی بحران اس صورت میں ختم ہو جائے گا جب صدر یلسن استعفیٰ دیں گے۔ صدر یلسن نے جواباً کہا ہے کہ میں چرنو مر ڈین کو ہی دوبارہ وزیراعظم بناؤں گا۔

الجزائر میں راسخ العقیدہ مسلمانوں کے محلے میں ٹی وی سیٹ میں چھپائے گئے بم کے دھماکہ سے 24- افراد ہلاک ہو گئے جبکہ 75 زخمی ہیں۔ یہ دھماکہ اس حکومتی اعلان کے چند گھنٹوں کے بعد ہوا کہ وہ 6 سال کے دوران غائب ہونے والے شہریوں کے متعلق تحقیقات کرائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہزاروں افراد کی گمشدگی میں الجزائر کی فوج کا ہاتھ ہے۔

روس کے صدر یلسن نے امریکہ کے صدر کلنٹن کو یقین دہانی کرائی ہے کہ روس میں مغربی ملکوں کی طرز کا کھلی منڈی کا نظام جاری رہے گا ماسکو روانگی سے قبل صدر کلنٹن نے کہا کہ روس میں کمیونزم اب واپس نہیں آئے گا۔ ملک کو موجودہ مشکل حالات میں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ امریکی صدر دو روزہ دورے پر ماسکو پہنچے تو نامزد وزیراعظم نے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے صدر یلسن سے مذاکرات کا پہلا دور مکمل کر لیا۔

مورچہ بند حریت پسندوں نے مقبوضہ کشمیر میں بانڈی پورہ کے علاقے میں بھارتی فوجی پارٹی پر حملہ کر کے 26- افراد کو ہلاک کر دیا۔ بھارتی فوج بانڈی پورہ میں کارروائی کے لئے آ رہی تھی کہ حریت پسندوں کو خبر ہو گئی۔ مجاہدین نے خفیہ مقامات پر پوزیشنیں سنبھال لیں۔ 3 حریت پسند شہید ہو گئے۔

عراق نے مطالبہ کیا ہے کہ اسلحہ انسپکٹروں کے امریکہ اور اسرائیل سے تعلقات کی تحقیقات کرائی جائے۔ امریکہ اسلحہ کے معائنہ کاروں کے کام میں بے جا مداخلت کرتا ہے۔ سکاٹ ریٹر کے استعفیٰ سے پیدا ہونے والی صورت حال کی چھان بین کی جائے۔ یہ مطالبہ سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک خط میں عراق کے سفیر نے کیا ہے۔

ترکی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ اور اسلامی ممالک کی تنظیم مسئلہ کشمیر حل کرائے۔ ترکی کے صدر سلیمان ڈیمریل نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت باہمی مذاکرات کے ذریعے کشمیر سمیت تمام متنازعہ مسائل حل کریں۔ ترکی اس ضمن میں تمام اسلامی ممالک کے فیصلے کی حمایت کرے گا۔

بنگلہ دیش میں تاریخ کے بدترین سیلاب کے بعد عالمی اداروں سے مدد کی اپیل کی گئی ہے۔ کروڑوں لوگ بے گھر ہو گئے۔ فصلوں کو بھاری نقصان پہنچا۔ آئندہ تین ماہ میں گذارا مشکل ہو گا۔ بنگلہ دیش کے وزیر خزانہ نے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں 88 کروڑ ڈالر کی غیر ملکی امداد دی جائے۔

بنگلہ دیش کی وزیراعظم شیخ حسینہ واجد نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا کئی مقامات پر متاثرین میں امدادی اشیاء تقسیم کیں۔ ایک تصویر میں ان کو متاثرین کے لئے روٹیاں پکاتے دکھایا گیا ہے۔

جاپان نے شمالی کوریا کو ایٹمی ری ایکٹر کی فراہمی ملتوی کر دی۔ جاپانی وزیراعظم نے کہا ہے کہ شمالی کوریا کی جانب سے جاپان کی سمندری حدود میں میزائیل پھینکنے کی حرکت ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل کی گرفتاری پر راولپنڈی کے احتساب بنچ میں ہنگامہ ہو گیا۔ فاضل جج صاحبان اٹھ کر چلے گئے۔ ریفرنسوں کی سماعت سے قبل کمرہ عدالت میں وکلاء آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ جسٹس نواز عباسی نے خاموش ہونے کا حکم دیا مگر گفتگو جاری رہی۔ عدالت نے غیر متعلقہ وکلاء کو باہر جانے کا حکم دیا۔ اس پر وکلاء مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے باہر جانے سے انکار کر دیا اور کمرہ عدالت میں زبردست نعرے بازی کی۔ وکلاء حلقہ بنا کر کھڑے ہو گئے تو عدالت نے ریمارکس دیئے کہ "کیا یہ عدالت کا محاصرہ ہے؟" ضلعی انتظامیہ کے اہلکار عدالتی حکم کے منتظر رہے مگر عدالت نے کوئی حکم جاری نہیں کیا۔ اس وقت بے نظیر بھٹو' آصف زرداری' راجہ سروپ خان اور نصیر اللہ بابر بھی کمرۂ عدالت میں موجود تھے۔ ایک گھنٹے کے بعد سماعت دوبارہ شروع ہوئی تو سینیئر وکلاء نے ہنگامہ آرائی پر معذرت کی۔ فاضل جج نے اسے افسوسناک قرار دیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل افتخار گیلانی نے کہا کہ دفاع کے لئے التوا دیا جائے۔ ایک وکیل بیمار ہے اور دوسرا گرفتار ہے۔ فاضل عدالت نے کہا بار بار التوا دیا گیا ہے اب کارروائی آگے بڑھنی چاہئے۔

وزیراعلیٰ پنجاب نے کسانوں کو مراعات دیتے ہوئے ٹریکٹروں کی قیمت مزید ایک لاکھ کم کر دی ہے۔ انہوں نے ملتان پہنچنے پر کہا کہ زرعی قرضوں پر کمیشن لینے والے جیل جائیں گے۔ جعلی ادویات بنانے والوں کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ گندم درآمد نہیں کریں گے۔

ملتان میں انسداد دہشت گردی کی عدالت نے سابق صوبائی وزیر کے بیٹے کے قتل کے مقدمہ میں مسلم لیگی ایم این اے طاہر رشید اور ان کے والد کو بری کر دیا ہے۔ ایک کونسلر کو پھانسی اور 4- افراد کو عمر قید کی سزا دی گئی۔

قومی اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ ملک سے بدعنوانی کو ختم کرے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے بحث سمیٹتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ حکومت کے ٹھوس اقدامات سے کرپشن کا کافی حد تک خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

جماعت اسلامی نے نفاذ شریعت کے مطالبے پر زور دینے کے لئے ملک بھر میں کیمپ لگائے۔ اندرون سندھ دھرنے دیئے۔ اوباڑو کشمور اور کندھ کوٹ میں صوبائی امیر نے جلوسوں کی قیادت کی۔ لاہور میں پولیس سے جھڑپیں ہوئیں۔ کیمپ اکھاڑنے کی کوشش کی گئی۔

ایک قانون دان محمد اکرم چوہدری نے آئین میں 15 ویں ترمیم کے بل کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ انہوں نے قرار دیا ہے کہ اس بل سے 1973ء کے آئین کو سبوتاژ کئے جانے کا امکان ہے۔ اس سے انسانی حقوق اور عدلیہ کی آزادی اور خودمختاری متاثر ہو گی۔

بے نظیر بھٹو نے راولپنڈی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف فوج کو خوش کرنے کے لئے شریعت بل لائے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ 1989ء میں مجھے ہٹانے کے لئے نواز شریف کو 15 ملین ڈالر فراہم کئے گئے ان میں اسامہ بن لادن کا سرمایہ بھی تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے جانے کے کئی راستے ہیں یہ کام چیف احتساب کمشنر اور چیف الیکشن کمشنر کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔ عوامی لاوا پھٹا تو اقتدار کے ایوان لرز جائیں گے۔ سیف الرحمان نے عدالتوں سے کہہ رکھا ہے کہ دو ماہ میں میرے خلاف مقدمات کی سماعت کر کے مجھے سزا دیں۔ انہوں نے اپنے وکیل کی گرفتاری کو دہشت گردی قرار دیا۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات کار آجکل صبح 9 تا ½1 بجے
شام ½5 تا 9 بجے
211186

ضرورت کاریگر برائے آئس کریم و برگر
ربوہ میں ایک نئے معیاری فاسٹ فوڈ کارنر کیلئے آئس کریم و برگر بنانے والے اچھے کاریگروں کی ضرورت ہے
معقول تنخواہ
شہزاد فاسٹ فوڈ کارنر
دوکان 212039
گھر 211815
اقصیٰ چوک - ربوہ

خوشخبری
ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل کا
نیا ایڈیشن ۱۹۹۸ کے ساتھ (ایک کتابچہ تین ہومیو پیتھک ادویات کی افادیت مفت حاصل کریں۔)
قیمت -/۱۵۰ بمع پیکنگ و ڈاک خرچ -/۲۱۰
خصوصی پیشکش
مبلغ دو ہزار روپے کی جرمن ہومیو فارمیسی کی پوٹینسی وادویات یکمشت خریدنے پر مندرجہ بالا کتاب بالکل مفت حاصل کریں۔ (یہ پیشکش محدود وقت کیلئے ہے)
تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک علاج وادویات کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
212399
خصوصی رعایت کیساتھ

ربوہ کے گردو نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
آفس: 212764
گھر: 211379
ربوہ